بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

رجسٹرڈ نمبر ۸۲۵

روزنامہ

الفضل

یومیہ پنجشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے — ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۳ رماہ شہادت ھ ش ۱۳۲۶ | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۳ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۷۹

379

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ رماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

آج حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا بچہ امین احمد زیادہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں جنگ کی حیثیت استثنائی ہے

خلافت راشدہ کے بعد جب مسلمانوں میں شہنشاہیت کا دور شروع ہوا۔ اور حکومت کے غیر اسلامی جذبات ان کے دل و دماغ پر چھا گئے۔ تو جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم بھی تبدیل ہوتے ہوتے صرف جہاد بالسیف یعنی مذہبی جارحانہ لڑائی کے مفہوم میں محدود ہو کر رہ گیا۔ اور شہنشاہیت نے اپنے پھیلاؤ اور استحکام کے لئے ضرورتاً جہاد کے لفظ کو ایسے لباس میں ملبوس کر دیا۔ جو قرآن حکیم کی تعلیمات اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بالکل متضاد تھا۔ اکثر شاہان اسلام جو لڑائیاں محض لمع نفسانی اور حرص دنیا کے لئے لڑتے ان کو بھی جہاد ہی کہتے۔ تاکہ عوام کو مذہبی جوش دلا کر ابھارا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد کو فوج میں شامل ہونے کے لئے ترغیب دی جائے۔ یہاں تک کہ عوام ہی نہیں۔ بلکہ علما بھی جہاد کا حقیقی مفہوم بھول گئے۔ اور جہاد بالسیف کو بجائے استثنائی حکم کے اصل حکم سمجھنے لگے۔ تا علمائے اسلام کسی حد تک معذور بھی ہے۔ کیونکہ خلافت راشدہ سے لے کر شہنشاہیت کے عروج تک ایک ایسا زمانہ تھا کہ جہاد بالسیف کے تمام حدود کی نگہبانی کرنا نہایت مشکل ہو گیا تھا۔ تمام دنیا میں ایک انتشار سا رونما ہو گیا تھا۔ اور رجعت پسند طاقتیں مسلمانوں کے مقابلہ میں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ گویا تمام معلوم دنیا میں ایک نہ ختم ہونے والی جنگی حالت قائم ہو گئی تھی۔ بعض وقت دشمن کی طاقت کو کمزور کرنے کے لئے حملے کرنے پڑتے تھے۔ جو حقیقتاً تو مدافعانہ ہی تھے۔ مگر بظاہر جارحانہ نظر آتے تھے۔ اس لئے مدافعانہ اور جارحانہ حملوں میں جو امتیاز تھا۔ وہ آہستہ آہستہ مٹتا چلا گیا۔ تا آنکہ مسلمانوں کے عوام و خواص کے دماغوں میں جہاد کا ایک ایسا نقشہ جم گیا۔ جو اسلامی تعلیمات کے صریح خلاف تھا۔ اور ایسا دیرپا اور ایسا مستحکم ثابت ہوا کہ فطرت ثانیہ بن گیا۔ اور نہ صرف عوام ہی بلکہ مسلمان علما بھی جہاد کے معنے جہاد بالسیف ہی لینے لگے۔

اس غلطی نے دو نہایت اہم نقصان مسلمانوں کو پہنچائے۔ ایک تو یہ کہ مسلمان بحیثیت مجموعی حقیقی جہاد یعنی پر امن ذرائع سے تبلیغ اسلام چھوڑ بیٹھے۔ اور یہ کام صرف چند اولوالعزم صوفیائے کرام کی انفرادی کوششوں تک محدود ہو کر رہ گیا۔ مسلمان صاحبان اقتدار اسی لہو و لعب کے پھندے میں گرفتار ہو گئے۔ جس میں غیر اسلامی صاحبان اقتدار گرفتار تھے۔ حالانکہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کے خزانوں کا وارث بنایا تھا۔ تو ان کا فرض اولین یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ وہ ان خزانوں کو تبلیغ اسلام یعنی حقیقی جہاد میں خرچ کرتے اور ایسے اسلامی تعلیمی ادارے قائم کرتے جن میں مبلغین اسلام کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہوتا۔ اور جہاں سے تربیت یافتہ مبلغین نکل نکل کر تمام معلوم دنیا میں پھیل جاتے۔ اور اعلائے کلمۃ الحق کا فرض سرانجام دیتے۔ جہاں تک ہم اسلامی شہنشاہیت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ہم کو یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوتی ہے۔ کہ خاکسر اس بارے میں مسلمان بادشاہوں کا کام قریب قریب صفر کے برابر ہے۔

دوسرا نقصان عظیم جو مسلمانوں کو لفظ جہاد کی معنوی تبدیلی سے پہنچا۔ وہ یہ ہے کہ جب دوسری اقوام نے اسلامی عمارت کے اندر جھانکا تو چونکہ ان کے ذہن پہلے ہی مسلمانوں کے خلاف بوجہ باہمی تصادم طویل کے تلخیوں سے بھرے ہوئے تھے سب سے پہلے ان کی نظر مسئلہ جہاد سے ٹکرائی۔ اور مسلمانوں نے اپنی غلط کاریوں اور غلط فہمیوں سے اس مسئلہ کو جو شکل دے رکھی تھی۔ اسکو دیکھ کر وہ اسلام کو ایک وحشیوں کا دین سمجھنے لگے۔ ان میں اتنی تو صلاحیت تھی نہیں۔ کہ وہ ان دبیز عوارض پر دلوں کو اٹھا کر خود اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ جب خود شارحین اسلام ہی اس مسئلہ کو اس ہیئت کذائی کے ساتھ پیش کرتے ہیں تو فلنیا اسلامی تعلیمات کا جزو اعظم ہی جہاد بالسیف ہے۔ دشمنان اسلام نے فاسکر عیسائیوں اور ان کے بعد ہندوستان میں آریہ سماج نے اس کا اتنا وسیع و مؤثر پروپیگنڈا کیا۔ کہ اب عیسائیوں اور ہندوؤں کو ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کو یہ یقین دلانا۔ کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ اور اس کا مقصد دنیا سے ظلم و فساد کو مٹا کر امن قائم کرنا ہے سخت مشکل ہو گیا ہے۔ غیر تو غیر خود مسلمانوں کی ذہنیت ایسی خراب ہو گئی۔ کہ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بانگ بلند اعلان کیا۔ کہ

"قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ۔ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو۔ اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا۔ کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی۔ بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور دیا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی۔"

(ستارہ قیصریہ صفحہ ۱)

تو مسلمان علماء نے پہلے تو واقعی بیچ جب بار بار زور دینے سے اصل حقیقت معلوم ہوئی تو محض مسیح موعود علیہ السلام کی دشمنی بعد ضد کی وجہ سے اس کی سخت مخالفت کی بظاہر

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقتاً مخالفت کرنے والوں میں مودودی صاحب ہی شامل باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے مسئلہ جہاد بالسیف کو فی سبیل اللہ کے خود ایجاد کردہ غلط رنگ و روغن سے چمکا کر قابل قبول بنانے کی کوشش ناتمام کی ہے۔ لیکن امید ہے۔ کہ زمانے کا رفتار ان کو بھی صحیح اسلامی نظریہ جہاد کی طرف آخر لے آئے گی

محض مخالفت کی بناء پر مخالفت کرنے والے پہلے تو بہت تھے۔ مگر اب آہستہ آہستہ کم ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگوں میں سے ڈاکٹر اقبال آنجہانی کی مثال نہایت عجیب و غریب ہے۔ اپنی نظموں میں تو آپ مسیح موعود علیہ السلام پر ناسخ جہاد ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ مگر در پردہ وہ حضور اقدس علیہ السلام کے نظریہ جہاد سے متفق تھے۔ چنانچہ مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی کے نام جو خط ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء کو لکھا۔ اس میں فرماتے ہیں۔

"یہ کہنا کہ اقبال اس دور ترقی میں جنگ کا حامی ہے غلط ہے۔ میں جنگ کا حامی نہیں ہوں۔ نہ کوئی شخص شریعت کے حدود معینہ کے ہوتے ہوئے اس کا حامی ہو سکتا ہے۔ قرآن کی تعلیم کی رو سے جہاد یا جنگ کی صرف دو صورتیں ہیں۔ محافظانہ اور مصلحانہ پہلی صورت میں یعنی اس صورت میں جبکہ مسلمانوں پر ظلم کیا جائے۔ اور ان کو گھروں سے نکالا جائے۔ مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اجازت ہے۔ دوسری صورت جس میں جہاد کا حکم ہے۔ ۹-۹ لم (سورۃ توبہ) میں بیان ہوئی ہے۔ ..... جنگ کی مذکورہ بالا دو صورتوں کے سوائے میں کسی اور جنگ کو نہیں جانتا۔ .....

دین کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے۔"

یہ وہی نظریہ ہے۔ جو آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوستانی اور دنیا کے دیگر مسلمانوں کے سامنے رکھا تھا۔ لیکن کتنی حیرت ہے کہ انہی ایام میں ڈاکٹر صاحب نے حضور اقدس پر اپنی شاعری اور نثر میں ترک جہاد کا الزام لگایا۔ جس سے بچارے مسلمان سخت گمراہ ہوئے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ مودودی صاحب بھی ڈاکٹر اقبال کی اس مقتضا دبیانیوں سے متاثر ہو کر جہاد فی سبیل اللہ کی وہ توجیہہ کرنے پر مائل ہوئے جو انہوں نے اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں کی ہے۔

لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ اب مسلمانوں کی ذہنیت اس مسئلہ کے متعلق حقیقت کی طرف آ رہی ہے۔ چنانچہ اخبار زمزم نے اپنی اشاعت ۸ مارچ میں بحث مذاکرہ کے زیر عنوان قرآن کریم کی وہ آیات جمع کی ہیں۔ جن سے اس مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے۔ موجودہ فسادات نے مسلمانوں کی آنکھ اپنی اس ذہنی کمزوری کی طرف مبذول کرا دی ہے۔ امید ہے کہ اس کے نتائج ہندوستان میں اسلام کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے۔

خدام الاحمدیہ کے نام

اٹھو جوانو بدل دو نظام عالم کا
تم آفتاب بنو اور ہر کہیں چمکو
تمہارے فیض سے پائے حیات نو دنیا
کچھ ایسی چال جہاں میں تم اختیار کرو
خزاں کا نام نہ دیں کے چمن میں پھر آئے
تمہارے دل میں نہ صیاد کا خطر آئے
سلوک دہر کا شکوہ کبھی نہ تم کرنا
اٹھو مسیح کے تم بیل ہزار بنو
وہ قوم جس کا تھا دنیا کو انتظار بنو

تمہارے دم سے ہو امن و قیام عالم کا
جہاں سے ظلمت باطل مٹانا ہے ہم کو
تمہارے سامنے جھک جائے تیز رو دنیا
جہاں جہاں بھی ہیں ویرانے لالہ زار کرو
نہ خار و خس سے الجھنے کبھی نظر پائے
وہ چھیڑو نغمہ کہ امید دل کی بر آئے
ہوس کی خیر سگالی میں جینا اور مرنا
زور [illegible]

نوٹ: مسلم نمائندگان کو چوہدری صاحب کی طرف سے دعوت دی جا چکی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے۔ کہ اس فن کی مجلس ہی حسب سابق مفید اور نمائندگان کے لئے دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کا موجب ہوگی۔ (خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی)

دور دوم کے دوسرے سال کے وعدے پورے کرنیوالے مجاہدوں کے نام

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیلئے پیش کئے جائینگے

"یاد رکھو! خدا کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"

تحریک جدید کا مالی جہاد بھی ایسا ہی بابرکت اور مبارک ہے۔ اس میں متواتر بلا ناغہ حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔ دفتر دوم کے سال دوم میں حصہ لینے والے بعض مخلصین کے وعدے ابھی قابل ادا ہیں۔ ان میں بعض ایسے ہیں۔ جو ۳۰ نومبر تک ادا نہ کر سکنے پر مہلت لے چکے ہیں۔ یا وہ ہیں جنہوں نے وعدے کے وقت ہی لکھا تھا۔ کہ ادائیگی جنوری فروری وغیرہ میں ہوگی یا وہ جنہوں نے سال دوم کے آخری حصہ میں وعدہ کیا اور وعدہ کے وقت کہا۔ کہ اپریل تک ادا ہوگا۔ بعض وہ بھی ہیں جو کچھ حصہ دے چکے ہیں۔ کچھ قابل ادا ہے۔ یا بعض بڑا حصہ دے چکے ہیں۔ تھوڑا واجب الادا ہے۔ یا وہ بھی ہیں جنہوں نے سالم وعدہ ہی ادا کرنا ہے۔ ایسے تمام احباب کی خدمت میں ایک چھٹی کے ذریعہ عرض کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد ادا فرما دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان کا دفتر دوم کے سال دوم کا وعدہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک ادا ہو جائے۔ کیونکہ دفتر وکیل المال کوشش کر رہا ہے کہ دفتر دوم کے سال دوم کے جن مخلصین کے وعدے ۳۰ اپریل تک پورے ہو جائیں گے۔ ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ دور دوم میں شامل ہونے کے لئے کم سے کم یہ شرط ہے۔ کہ شامل ہونے والا اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے۔ اگر کسی سال میں اس کی آمد کم ہو جائے۔ تو کمی آمد کے مطابق دے۔ اگر بڑھ جائے۔ تو اس کے مطابق دے۔ پس وہ جنہوں نے ابھی دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش نہیں کیا۔ وہ اب اپنا وعدہ پیش کریں۔ دفتر دوم میں وعدے کرنے کی عام اجازت ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ایشیائی کانفرنس کے مسلم نمائندگان کا خیر مقدم

مورخہ ۲۲/۳/۴۷ کو مرکز سے جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان اور جناب مولوی محمد صادق صاحب مبلغ انڈونیشیا ایشیائی کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلم ڈیلیگیشن سے ملاقات کرنے اور انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کہنے کے لئے دہلی تشریف لائے۔ کانسٹی ٹیوشن ہاؤس میں جہاں اکثر ممبر ٹھیرے ہوئے تھے۔ ملاقاتیں شروع کی گئیں۔ وہ ان جلسہ میں سر دو مبلغین حضرات نے انڈونیشیں اور مصری ڈیلیگیشن نیز بعض الابار انڈونیشین سے ملاقات کی۔ علاوہ ازیں کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نے ایرانی ڈیلیگیشن اور میجر شمیم احمد صاحب نے ملایا افغان اور مصری نمائندگان سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ۲۳/۳/۴۷ کی شام کو انڈونیشین ڈیلیگیشن کے سرکردہ اصحاب کو جن سے مبلغین حضرات تعارف حاصل کر چکے تھے۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنی کوٹھی میں چائے پر مدعو کیا۔ اور تقریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔

۲۸/۳/۴۷ کی شام کو انڈونیشین ڈیلیگیشن کی خواتین کو جن میں بیگم سوتن شہریہ وزیر اعظم بھی شامل تھیں۔ بیگم صاحبہ آنریبل سر چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی طرف سے چائے کی دعوت دی گئی۔

۲۹/۳/۴۷ کی شام کو انڈونیشین ڈیلیگیشن کے باقی نمائندگان کو آنریبل موصوف نے چائے پر بلایا۔ اور مختلف امور پر تقریباً ۲ گھنٹے آپ نے گفتگو فرمائی۔ جس میں معزز مہمانوں کے سیاسی و مذہبی سوالات کے جواب دیئے۔ ۳۱/۳/۴۷ کی شام کے لئے مصر افغانستان اور ملایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کے ظہور پر

فریق لاہور کی سچی شہادتیں

ارکین انجمن اشاعت اسلام لاہور سے خدا کے نام پر اپیل

یارو ہو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
نہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

بھائیو! آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صادق اور استباز مامور من اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور آپ کی وحی کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ قادیان اور احباب ہوشیار ۳۲ سالہ نزاع کو طے کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی درباره مصلح موعود ایک کلید کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تحت جگر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ ہی ہیں۔ تو ماننا پڑیگا کہ فریق لاہور کا مسلک غیر صحیح۔ ان کے جملہ اختلافی خیالات نادرست۔ اور ان کا طریق رضاء الٰہی کے خلاف ہے۔ یہ نتیجہ نہایت بدیہی ہے مصلح موعود کے متعلق الہامی کلام حسب ذیل ہے۔

وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنے رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کیطرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

جو شخص بھی وحی الٰہی کا مصداق ہو۔ کیا اس کی مخالفت کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس لئے اب صرف یہ سوال قابل غور ہے کہ آیا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ واقعی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اس سوال کے جواب میں دلائل و واقعات کی لمبی بحث کی اب ضرورت نہیں یہاں راجع بیان۔ جواب کو مختصر کرنے کے لئے میں ذیل میں صرف اراکین انجمن اشاعت اسلام لاہور کے اکابر کے چند بیانات ان کے اپنے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ خدارا ان بیانات کو توجہ سے مطالعہ فرمائیں۔

پہلا حوالہ

۱۹۰۰ء میں مرزا خدا بخش صاحب نے اپنی مشہور کتاب عسل مصفّٰے میں تحریر کیا۔ کہ

"ایک دفعہ ایسے وقت میں جبکہ ابھی تک مسیح موعود کی کوئی اولاد نرینہ سے جو ایک بڑے مشہور خاندان سادات سے تھیں نہیں ہوئی تھی پیشگوئی کی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مشرق سے مغرب تک دین اسلام کو پھیلائیگا۔ اس کا نام بشیر اور محمود بھی ہوگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دیکھو جمیعہ راجع ہند مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء سو یہ پیشگوئی بھی بکمال صفائی پوری ہوگئی۔ اس وقت تک چار ہی لڑکے موجود ہیں۔ جن میں سے ایک وہ موعود بھی ہے۔ جو اپنے وقت پر اپنے کمالات ظاہر کرے گا۔ اور جو حضرت اقدس کا جانشین ہوگا۔" (عسل مصفّٰے جلد ۲ صفحہ ۵۸۲ مطبوعہ ۱۹۰۰ء)

بھائیو! خدا کے لئے سوچو کہ ۱۹۰۰ء میں تو آپ اور ساری جماعت احمدیہ کہتی تھی۔ کہ مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی بکمال صفائی پوری ہوگئی۔ اور وہ موعود فرزند حضرت اقدس علیہ السلام کے چاروں بیٹوں میں سے ہی ایک ہے۔ مگر آج آپ لوگ جناب مولوی محمد علی صاحب کی قیادت میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ کیا یہ طریق تقویٰ ہے۔

دوسرا حوالہ

۱۹۰۲ء میں جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے اپنی کتاب آیات الرحمٰن میں تحریر فرمایا کہ۔

"حضرت اقدس کا زیادہ تر خیال چوتھے فرزند کی طرف ہے۔ کہ وہی موعود خاص ہوں لیکن پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ ان ہر چہار صاحبزادوں میں سے جسکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے موعود خاص مقرر فرمائے۔ وہی ہوگا۔ الہاماً ابھی کسی کی تعیین نہیں ہوئی اب ناظرین غور کریں۔ کہ یہ کیسی زبردست پیشگوئیاں ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں۔" (رسالہ آیات الرحمٰن صفحہ ۱۴۸ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

ظاہر ہے کہ ۱۹۰۲ء میں جماعت احمدیہ کا یہی عقیدہ تھا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ اور یہ موعود خاص فرزند ہر چہار صاحبزادوں میں سے ہی ایک ہے۔

تیسرا حوالہ

۱۹۰۶ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے جلد جلد بڑھنے والے مصلح موعود یعنی سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ کے ایک مضمون کو نقل کرتے ہوئے لکھا۔ کہ

"اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر ۱۸ ۱۹ سال کی ہے۔ اور تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال ان کے دلوں میں ہوگا۔ مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے ایک خارق عادت بات ہے ..... اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں۔ اس بات کا جواب دیں۔ کہ اگر یہ افترا ہے تو یہ سچا جوش اس بچے کے دل میں کہاں سے آیا؟ جھوٹ تو ایک گندہ ہے۔ پس اس کا اثر تو چاہیئے تھا۔ کہ گندہ ہوتا۔ نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔" (رسالہ ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۶)

چوتھا حوالہ

۱۹۰۹ء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے فیروز پور میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے لیکچر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ

صاحبزادہ صاحب نے جس قابلیت کے ساتھ اپنے لیکچر کو ختم کیا ہے۔ میں اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر جو حقانیت ان کے دل پر مرتسم ہے وہ بڑے بڑے آدمیوں میں نہیں۔ اگرچہ ہم نے کوئی گدی نہیں بنائی۔ مگر میں اتنا کہتا ہوں۔ کہ آپ نے اور پیروں کے بیچھے بھی دیکھے ہیں۔ میرے مرشدزادہ اور پیرزادہ کو بھی آپ نے دیکھا ہے۔ کہ وہ قرآن کریم پر کیسا شیدا ہے۔ اور اس کے حقائق و معارف بیان کرنے میں کیسا قابل ہے۔

(اخبار الحکم ۸ جون ۱۹۰۹ء)

پانچواں حوالہ

۱۹۱۰ء کے جلسہ سالانہ میں ساری جماعت کے سامنے تقریر کرتے ہوئے جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے فرمایا کہ:

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک۔ یہ بھی الہام تھا کہ او بشنوک بعزہ و مظہر الحق والعلاء اخ ہو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ جو مسیح موعود کے بارہ میں ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی آپ کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں بحملہ ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا۔ اور سنایا ہے اور جسقدر معارف اور حقائق بیان کئے ہیں وہ بے نظیر ہیں۔ اب کوئی انہیں معمولی سمجھے اور کہے یہ تو کل کے بچے ہیں ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں۔ اور کھیلنے کودنے پھرتے ہیں۔ تو یاد رہے یہ فرعونی خیالات ہیں۔ . . انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ الہام میں تھی۔ اور میں نے تو ارہاص کے طور پر یہ سب ارشاد مشاہدہ کئے ہیں۔ اس لئے میں مان چکا ہوں۔ کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں جن کا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے"

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

چھٹا حوالہ

۱۹۱۱ء کا تاریخ احمدیت کا اہم ترین واقعہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بعد ازاں یوں درج کیا ہے کہ:۔

"۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ (حضرت خلیفہ اولؓ) نے لکھوائی تھی۔ اور جو بند کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی۔ اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا"

(رسالہ حقیقت اختلاف صفحہ ۶۹)

ساتواں حوالہ

۱۹۱۴ء میں اختلاف کے باوجود فریق لاہور کے آرگن اخبار پیغام صلح نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا کہ:۔

"اصل کس بانذار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود صاحب و حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا تک نامور اور برگزیدہ کے فرزند جناب ہم صاحب عقل۔ صالح۔ اور بنیت نیک ابرار۔ اور ائمۃ العصر سے ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ اور یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں رنگوں کی رو سے حضرت مسیح موعودؑ کی آل ہیں اور ان اللہ معک ومع اھلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں"۔ (پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

آٹھواں حوالہ

پھر اسی مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ:۔

"پیارے ناظرین! ہم آپ کو یقین کلی دلاتے ہیں کہ ہم صاحبزادہ صاحب (مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجاؤ ماوی سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں۔ اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں۔ واللہ علی ما نقول شہید۔ صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کر سکتے"

(پیغام صلح ۲۹۔ مارچ ۱۹۱۴ء)

نواں حوالہ

۱۹۱۴ء میں فریق لاہور کو کیا عذر تھا؟ پیغام صلح میں لکھا ہے کہ:۔

"ہمیں حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کے موعود لڑکا ماننے میں کوئی بھی عذر نہیں۔ اور ہمیں مسیح موعود کے لڑکوں میں سے کسی لڑکے کی جانشینی کا کوئی سوال ہے۔ صرف اس موعود لڑکے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت میں یہ علامت بتلائی ہے کہ وہ قرب اور وحی کے ساتھ مخصوص کیا جائے گا۔ صوحی اور مامور ہونے کا ہمیں انتظار ہے۔ کسی بات سے انکار نہیں"

(پیغام صلح ۲۹۔ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۳)

دسواں حوالہ

جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنے رسالہ "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" میں حلفیہ بیان کا مطالبہ کرتے ہوئے تحریر کیا کہ:۔

"کم از کم میں اپنے متعلق یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس حلف کے بعد مجھ پر حرام ہوگا کہ میں حضرت میاں صاحب کے عقائد کے خلاف کچھ لکھوں یا میں قبول کر لوں گا۔ یا میں دعاؤں میں لگ جاؤں گا۔ بہرحال میں خاموش ہو جاؤنگا اگر وہ مصلح موعود ہیں تو پھر وہ حلفاً یہ بیان کریں کہ آیا الہاماً ان کو اطلاع ملی کہ وہ وہی فرزند ہیں۔ جس کا اشارہ سبز اشتہار میں ہے"

(رسالہ اندرونی اختلافات صفحہ ۷۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا حلفیہ بیان

پیارے بھائیو! مندرجہ بالا دس اقتباسات فریق لاہور کے اپنے بیانات ہیں۔ ان پر کسی حاشیہ ارائی کی ضرورت نہیں اب میں صرف حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کے وہ حلفیہ بیان درج کرتا ہوں۔ . .

(الف) جلسہ ہوشیار پور میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس کے ذریعہ زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے"

(الفضل ۲۴۔ فروری ۱۹۲۴ء)

(نیز جلسہ لاہور میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کو کوئی عقلمند کا کام نہیں سمجھتا۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ نمبر ریل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۲۴ء)

بھائیو! خدا کے لئے بتائیں کہ مذکورہ بالا بیانات کے بعد اب آپ کو سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے مصلح موعود ماننے میں کیا عذر ہے؟ کیا اب بھی کسی مباحثہ مناظرہ کی ضرورت باقی ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہر پہلو سے اتمام حجت نہیں فرما دی؟ آیئے حق کے واسطے سر احمدیت سے وابستہ ہو جایئے اور تفرقہ کو چھوڑ کر اتحاد جماعت کو اختیار فرمایئے

جب مل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ جہاں نہ چھوڑ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جماعتہائے کشمیر کی اطلاع کیلئے ایک ضروری فتویٰ

کشمیر کے بعض علاقوں میں یہ رسم پائی جاتی ہے۔ کہ لڑکی کے والدین یا دوسرے رشتہ دار نکاح کرتے وقت ایک رقم دولہا سے وصول کرتے ہیں۔ اور یہ رقم شریعت اسلامیہ کے مقرر کردہ مہر کے علاوہ ہوتی ہے۔ جسے رسم بھوگ کہا جاتا ہے۔ اسلام نے مہر کو بیوی کی ملکیت قرار دیا ہے۔ اور وہ اسی کا حق ہے مہر کے علاوہ نکاح کے عوض میں کوئی اور رقم وصول کرنا شریعت اسلامیہ کے سراسر خلاف ہے۔ لڑکی کے ولی کو رسم قسم کی رقم وصول کرنا سراسر ناجائز ہے۔ پس عہدیدران جماعتہائے کشمیر نوٹ فرمالیں۔ کہ مذکورہ لوگ کی رسم ناجائز ہے۔ اس طرح روپیہ لینے کا شرع اسلام میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ ایک قسم کی بردہ فروشی ہے۔ اور نظارت تعلیم و تربیت اس رسم کے ناجائز ہونے کا واضح اور صریح اعلان کرتی ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ خلاف ورزی کرنے والے احباب کے متعلق کارروائی کر کے مطلع فرمائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے ارض و سماء

مبلغین سیرالیون کی تبلیغی مساعی

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ پہلے میں نے اور مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے ایک لمبا دورہ کیا تھا جس کی رپورٹ بھیجی جا چکی ہے۔ اس کے بعد بھی مجھے ایک دوسرے دورہ پر Waterhouse ٹوائیہون کی طرف جانا پڑا۔ وہاں پہنچکر اپنے احمدی چیف سے ملاقات کی۔ اور دیگر احمدی دوستوں سے بھی ملا۔ وہاں چند دن رہ کر احمدی دوستوں کو مختلف نصائح کیں۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ احمدیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا رہا۔ نام نماز اور زکوٰۃ کے مسائل سکھائے اور تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دوستوں نے باقاعدہ چندہ ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ (۱) امام محمد ادریس صاحب (۲) مسٹر ابراہیم صاحب اور (۳) مسٹر موسیٰ کمارا نے تبلیغ کے لئے ایک ایک ماہ وقف کیا۔ اور دو دیگر احمدی دوستوں نے بیعت کی۔ ایک کا نام (۱) مسٹر مصطفیٰ بن محمد اور دوسرے کے نام (۲) مسٹر امین کرو بن بکر ہی ہے

احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت بخشے اور احمدیت کو زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرماوے۔

ایک کامیاب دورہ کی مختصر رپورٹ

مکرمی مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سندھی اور چوہدری نذیر احمد صاحب نے ۳۰ جنوری سے ۲۰ فروری تک "تاتے یہ جالا" "جاگ بانی" قسمتے ہون" "پیرا دہن" "جالا" اور "لو" مقامات کا دورہ کیا۔

اس دورہ میں سات لیکچر دیئے گئے۔ جن میں حاضرین کی حاضری ۷۰ سے ۲۰۰ تک ہوتی رہی۔ اور لیکچروں کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ان میں سے دو لیکچر خاص طور پر "مسیح کی زندگی کو کیسے سمجھنے" کے موضوع پر "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ثانی" اور "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت" پر تھے۔ اکثر حاضرین کے سوالات

[illegible]

باوری چیفس اور دوسرے مسلمان شامل تھے۔ پرائیویٹ طور پر پیغام حق (احمدیت) سنایا گیا۔

اسی طرح "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور "اسلام نمبر" کی فروخت کا بیان فروخت کی گئیں۔ اور کئی تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

اس دورہ میں بعض دیگر احمدی دوستوں نے بھی حصہ لیا جن میں سے ہمارے ایک لوکل مبلغ بھی تھے۔ دعا کی جاوے کہ خدا تعالیٰ ہمیں خدمت احمدیت کی بیش از بیش توفیق بخشے۔

سنگاپور اور سالٹ پانڈ میں تبلیغی جہاد

۱۵ اکس احمدیت میں داخل ہوئے

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز نے اپنی تازہ رپورٹ میں سنگاپور سے ۲۲ نومبائعین کی لسٹ بھجوائی ہے۔ اور مولوی عبدالخالق صاحب نے سالٹ پانڈ سے ۹۳ نومبائعین کی لسٹ بھجوائی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو استقامت بخشے۔ احمدی مجاہدین کو زیادہ سے زیادہ کامیابی عطا فرماوے۔ اور احمدیت کو دنیا میں بول بالا ہو

مبلغ عدن کی جدوجہد

مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبلغ عدن تحریر کرتے ہیں کہ تبلیغ کا کام جاری ہے۔ لوگوں میں بعض لوگوں کو احمدیت سے دلی پیار ہو چکا ہے اور اخلاص کا اظہار کر رہے ہیں۔ بعض نے ان میں سے تفسیر قرآن کریم کا سبقاً مجھ سے پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اپنے احمدی دوستوں میں بھی بیداری اور جوش بڑھ رہا ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی کے ساتھ ہو۔ اور عدن میں احمدیت کو کامیاب بنا دے آمین

مشرقی افریقہ میں اعلاء کلمۃ اللہ

مولوی نور الحق صاحب انور اپنے خط مورخہ ۳۰-۷-۶ میں رقمطراز ہیں

کہ درس و تدریس، تعلیم و تربیت اور عام خط و کتابت کے علاوہ عرصہ زیر رپورٹ میں سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کے لئے ایک [illegible] استعمال میں لایا گیا۔ جلسہ میں ایک عیسائی دوست نے بھی تقریر کی۔ جس میں احمدیت کی آشتی اور امن پسندی اور اسلام کے متعلق کوششوں کو بھی سراہا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں خصوصیت سے اس اقتباس کو مدنظر رکھ کر جو "پرتی ندھی" (سال میں حضور پرنور کے متعلق شائع کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاف۔ تعلق باللہ عبادت دنیا سے بے رغبتی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور حضور پرنور کی شادیوں کا ذکر کر کے آریوں کے اعتراضات کا جواب دیا۔ (اسی موضوع پر ایک ٹریکٹ لکھا گیا ہے) خدا کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

نئے مجاہد بخیریت پہنچ گئے

اس ہفتہ میں بتاریخ ۲۴ فروری نئے مجاہد بھائی مولوی اکمال الدین صاحب قمر مولوی فضل الٰہی صاحب مولوی رسل اللہ شاہ صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل اور میر حبیب اللہ صاحب بخیر و عافیت ممباسہ پہنچ گئے۔ ہمارے محترم بھائی اللہ دتہ صاحب قانونی سیکرٹری مال نے ان کے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا۔ جزاہم اللہ۔ ۲۶ فروری کو ہمارے مجاہد بھائی دارالسلام کو روانہ ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔

رپورٹ احمدیہ دارالتبلیغ مشرقی افریقہ

ساتکس احمدی ہوئے سواحیلی میں قرآن کریم کا ترجمہ

شیخ مبارک احمد صاحب فاضل اپنی رپورٹ ازاں تا پنجم فروری ۱۹۴۷ء میں تحریر کرتے ہیں:۔

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اپنے تازہ خطوط میں لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں انہوں نے ۱۷۰ افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا جبکہ زبانی میں اشتہار فضائل اسلام تقسیم کرتے رہے ایک افریقن عیسائی تعلیم یافتہ سے خاص طور پر گفتگو ہوئی۔ اس عرصہ میں چار مستورات ۲ مرد احمدی ہوئے۔ اس علاقہ میں نو نئی مساجد زیر تعمیر ہیں۔ ان کی تعمیر کے کام اور دیگر ضروری سامان کا مہیا کرنے میں بھی [illegible] صاحب موصوف مصروف رہتے

[illegible] علاقہ کے مشن کو مضبوط کرنے [illegible]

دو نئے (افریقن احمدیوں کو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

کسٹوں کے سکرٹری تبلیغ صاحب اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں کہ کسٹوں کے ارد گرد کے علاقہ میں از بس ضرورت اسلام کی طرف پھر رہی ہے ہمارا ریڈیو "فضائل اسلام" خدا تعالیٰ کے فضل سے مفید ثابت ہو رہا ہے۔

مبلغ انچارج اس خاکسار اور برادرم معلم الوری صاحب مصروف ہے۔ فروری کے پہلے ہفتہ میں خاکسار نے قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کی نظر ثانی ختم کر لی اور چار پاروں کا ترجمہ جو باقی رہتا تھا۔ اسے دیکھا۔ اب یہ ترجمہ ٹائپ کیا جا رہا ہے۔ اور اس عرصہ میں چھ پارے ٹائپ ہو چکے ہیں مختصر نوٹس لکھنے کا کام باقی ہے۔

اس کے علاوہ خاکسار نے اس عرصہ میں برادرم مولوی نور الحق صاحب کا ایک مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی بشارات کے اردو سے سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت جو سواحیلی میں ترجمہ ہو چکی ہے اسے برادرم امر دین صاحب نے ٹائپ کیا۔

فروری مارچ۔ اپریل کا رسالہ سواحیلی کھتابا د کیا گیا۔ دو مضمون پریس میں بھجوا دیا گیا۔ یہ مضمون شیخ الامین قاسمی ممباسہ کی ایک کتاب کے جواب میں ہے۔ ۱۶ صفحہ فلسکیپ پر مشتمل ہے۔ اس عرصہ میں ایک عرب نوجوان احمدیت میں داخل ہوا۔ گورنمنٹ سکول سٹوڈ میں برادرم معلم امری عبیدی صاحب نے مندرجہ ذیل مضامین پر تقریریں کیں۔ (۱) میں احمدیت میں کیسے داخل ہوا۔ (۲) نبی (۳) دنیا میں کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اور سواحیلی رسالہ ایمان میں تقسیم کیا گیا۔ خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس کا خطبہ "ایمان سے آدمی زندہ رہتا ہے" کا ترجمہ سٹون سے سواحیلی میں سنایا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء کی آخری تقریر جس میں حضرت نے چار باتوں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی یہ تقریر سواحیلی میں سنائی۔ اسی طرح اخبار الفضل سے خاص خاص خبریں بھی احباب کو سنائیں۔

درخواست دعا: میرے والد چوہدری نیر دین سکنہ گھٹیالیاں سخت بیمار ہیں۔ کئی ماہ سے [illegible] ہیں۔ دعا کی احباب سے درخواست کرتے [illegible]

Digitized by Ismaili Library Kabwah

شباکن و شفائی

ہر دو دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن بخار کو بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے محفوظ کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جاتی ہے۔ کونین کے کڑوے پن کا مذاق ہوتی ہے۔ جو بخار بنایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے کونین کے ٹیکوں سے بھی جن کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کو رکھنا اب سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص ۴ اور پچاس قرص ۲ شفائی ہر دو ۸ عدد محصول ڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

دیانتداری بہترین حکمت عملی ہے

آپ کے قومی کارخانہ

اسلم انڈسٹریز (انڈیا) قادیان

کی تیار کردہ

جیم مارکہ

موم بتیاں اور چاک

ہر لحاظ سے سستی اور بہترین ہیں

خریدیں اور قومی صنعت کو فروغ دیں۔ سٹاکسٹوں اور ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

رشتوں کی ضرورت (۱) نوجوان کنوارا مخلص احمدی بیرسٹر ایٹ لا کرک ملٹری عمر ۲۲ سال تنخواہ ۸۰۰/- ماہوار کے لئے تعلیم یافتہ اور شہری تمدن رکھنے والا رشتہ (۲) نوجوان عمر ۲۱ سال ماہوار آمدنی ۷۰/- روپیہ۔ رشتہ خواہ دیہاتی تمدن ہو تعلیم کی شرط نہیں (۳) سرجن احمدی خاندان کی لڑکی عمر ۲۰ سال مڈل پاس کشیدہ کاری و لور خانہ داری سے واقف رشتہ شریف احمدی تعلیم یافتہ برسر روزگار شہری تمدن کو ترجیح دی جائیگی۔

محمد ابراہیم احمدی مستری حاجی پور ضلع گورداسپور شہر

شفاء الملک جناب حکیم محمد حسن صاحب قریشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور

کی تصدیق "آج کل مصنوعی اور ادنیٰ درجہ کی دواؤں کی گرم بازاری ہے۔ اس لئے جو دواخانے عمدہ اور اصلی دواؤں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں۔ جمہور کو ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔" مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطباء کرام بھی طبیہ عجائب گھر قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مجھے یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی ہے کہ طبیہ عجائب گھر قادیان کی فراہم کی ہوئی دوائیں عمدہ اور معیاری ہیں۔

(محمد حسن قریشی)

نمبر خریداری ضروری لکھیں ورنہ تعمیل ارشاد نہایت مشکل ہے منیجر

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں!

قریشی مطیع اللہ فریسٹی منزل دارالعلوم قادیان

قادیان کو مذہبی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے!

اور سام ٹریکٹر ۱۵ مارچ کو

صنعتی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے۔ سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان

اعلان نکاح

عبدالرشید ابن میاں احمد گل صاحب پراچہ شاہ پور اور نعیمہ خاتون بنت میاں فضل کریم صاحب پراچہ بھیروی کا نکاح بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے واسطے موجب برکت ہو۔ مولا بخش پراچہ قادیان

کپڑے کی مشکل حل ہو گئی

اگر آپ کو کپڑا نہیں ملتا۔ تو گھبرانے کی بات نہیں ہم نے اعلیٰ قسم کی خوشنما سپورٹس شرٹس قمیص تیار کی ہیں۔ جو آپ کو بغیر راشن کارڈ کے مل سکتی ہیں اور قیمت بھی بہت ارزاں ہے۔ سلی سلائی قمیص کوالٹی ۱۸ 3/8/- ۱۲ اور کوالٹی ۱۴ 3/-/- میں خرید فرماویں۔

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

382
Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ روپے بارہ آنے میں
طاقت کیلئے اعلےٰ دوا
مردانگی
زہریلی اور منشی اور مضر صحت ادویہ سے پاک
پتہ کا پتہ: مخدوم اینڈ کمپنی کھیرہ (پنجاب)

ذیابیطس کی شافی
مجرب اور زود اثر دوا
طبیہ عجائب گھر قادیان سے
طلب فرمائیں!
قیمت ایک ماہ کا کورس ساڑھے روپے

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کا مشہور نسخہ
قرص افسنتین
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ یہ دوا مندرجہ ذیل عوارض میں بکثرت استعمال فرماتے تھے۔
وہم۔ غم و فکر۔ ڈر۔ شک۔ مالیخولیا۔ ہسٹیریا۔ بری عادات۔ دماغی پریشانی۔
معدہ کی خرابی۔ جگر کی خرابی۔ بھوک کم لگنا۔ اعصابی کمزوری۔ نیند نہ آنا وغیرہ
وغیرہ۔
ان سب عوارض میں اس کا استعمال نہایت مفید ہے
قیمت ۰۰ ٹکیہ مرکب افسنتین ۴ روپے
منگوانے کا پتہ ←
دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

دواخانہ نورالدین رضؓ
کے چند مجربات
صندلین
خون پیدا کرتی اور خون صاف کرتی ہے۔ قیمت ۰۰ ٹکیہ ۲ روپے
قرص جواہر
مردانہ طاقت کے لئے قیمت ۰۰ ٹکیہ ۶ روپے
قرص خاص
خاص مردانہ عوارض کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۰۰ ٹکیہ ۲ روپے
حب بخار
ہیضہ کے واسطے قیمت سو ٹکیہ ۶ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

گاندھی جی کی وائسرائے سے ملاقات

نئی دہلی یکم اپریل۔ آج شام بھنگی بستی میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے وائسرائے سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ وائسرائے نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ ہندوستان کے آخری وائسرائے ہیں۔ اور یہ کہ وہ اختیارات حکومت ہندوستان کو سونپنے کی خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یہ ظاہر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ میں ان کے اس بیان پر اعتبار نہ کروں۔ آپ نے کہا انگلینڈ آج اپنی مرضی سے ہندوستان چھوڑ رہا ہے۔ یہ ایک ایسی مثال ہے جس کی نظیر حکمران اقوام میں نہیں ملتی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہندوستانی باہمی لڑائی کے ساتھ اپنے آپ کو ذلیل کر رہے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو شاید ہندوستانیوں کو برطانیہ سے کہنا پڑے کہ کچھ عرصہ اور برطانوی افسر ہندوستان میں مقیم رہیں۔

عبوری حکومت کے ارکان کا اہم اجلاس

نئی دہلی ۲ر اپریل۔ آج عبوری حکومت کے ارکان کا ایک اہم اجلاس وائسرائے ہند کی صدارت میں ہوا۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ مستقبل میں ہندوستانی فوج کی کیا صورت ہوگی۔ اور کس قدر تعداد میں ہوگی۔ اس کے علاوہ وزیر ہند کی سردموں کے متعلق بھی غور کیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ بہت جلد لنڈن اور دہلی سے یہ ایک وقت اس سلسلے میں ایک اعلان جاری کیا جائے گا۔ جس میں ان سردموں کو ختم کر دینے کی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ اعلان غالباً اسمبلی کی تعطیلات کے بعد پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے پر کیا جائے گا۔

فرقہ وارانہ فسادات کے شعلے

حکومت بنگال نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ کلکتہ کی حالت میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں لوٹ مار کی سولہ اور آتشزدگی کی ۱۵ وارداتیں ہوئیں۔ پولیس کو ۵۳ بار گولی چلانا پڑی۔ ۲۲۹ اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ ہوڑہ کے علاقہ میں حالت نسبتاً سدھر گئی ہے۔ لیکن وہاں بھی کل دوپہر کے بعد شام تک دس وارداتیں ہو چکی تھیں۔

رانچی (بہار) میں حالت نسبتاً سدھر گئی ہے۔ لیکن عوام میں ابھی تک خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے رانچی کے عوام کو ۷۵ ہزار روپیہ اجتماعی جرمانہ کیا۔

بنگلور میں بھی فساد کے شعلے نمودار ہو گئے ہیں۔ اکا دکا حملے ہوتے رہے۔ کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔ فوجی دستے بلا لئے گئے ہیں۔ کانپور میں ۳۶ گھنٹے تک امن رہنے کے بعد پھر وارداتیں شروع ہو گئی ہیں لوگوں نے کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کر کے مظاہرہ کیا۔ پولیس نے گولی چلا کر ہجوم کو منتشر کر دیا۔ اور ۱۲ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ گڑھ گاؤں میں پھر بلوائی شروع ہو گئی ہے۔ بعض دیہات پر منظم حملے کئے جا رہے ہیں۔ اس جگہ بھی فوج بلا لی گئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ فوجی نقصان بہت کم ہوا ہے۔

راولپنڈی کے علاقہ کے ایک مشہور مسلمان رئیس سردار کرم داد کو چھرا مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ آپ کئی دنوں تک اپنے گاؤں کے غیر مسلموں کی حفاظت کرتے رہے اور بالآخر انہیں محفوظ مقام پر پہنچانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

پنجاب کے تمام علاقوں میں امن ہے۔ البتہ تاحال لوگوں میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے

بمبئی یکم اپریل۔ ریاستوں کی سٹینڈنگ کمیٹی نے عام اجلاس میں پیش کرنے کے لئے متعدد قرار دادیں پاس کی ہیں۔ یہ کانفرنس آج منعقد ہوئی ہے۔ ایک قرارداد میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ ریاستیں دستور ساز اسمبلی میں اسوقت شامل ہوں جبکہ اسمبلی ہندوستان کا آئین تیار کرنے لگے۔ اختیارات منتقل ہونے کے بعد ریاستیں آزاد یونٹوں کی حیثیت سے گفت و شنید میں حصہ لیں گی۔ ایک قرارداد کے ذریعے ایوان والیان ریاست کے چانسلر نواب صاحب بھوپال کو گفت و شنید کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ نواب صاحب بھوپال نے ایک بیان میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ ریاستوں نے اپنی خود مختاری قائم رکھنے پر جو زور دیا ہے۔ اسے بعض حلقوں میں حب الوطنی کے منافی سمجھا جا رہا ہے۔

لاہور یکم اپریل گورنر پنجاب نے مزید دو ہفتوں کے لئے خبروں اور تصویروں پر سنسر کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

پشاور یکم اپریل۔ نوشہرہ کے قریب ریلوے لائن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن بروقت پتہ لگ جانے کی وجہ سے کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ اس سلسلے میں ڈاؤن ڈنیٹر میل کئی گھنٹے تک رکی رہی۔

ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد نے آج گورنر سرحد سے ملاقات کی۔ صورت حالات کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔

نئی دہلی یکم اپریل۔ گاندھی جی کی لڑائی کے وقت ایک ناخوشگوار واقعہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پرارتھنا کے بعد قرآن شریف کی تلاوت ہو رہی تھی۔ ہجوم میں دو تین اشخاص ایسے بھی تھے جن کے رشتہ دار فسادات میں ہلاک ہو گئے تھے انہوں نے قرآن شریف کی تلاوت پر اعتراض کیا۔ گاندھی جی نے تھوڑی دیر کے لئے پرارتھنا بند کر کے ان سے بات چیت شروع کر دی۔ جس پر ان اشخاص نے بحث مباحثے میں مصروف تھے کہ ہجوم نے اشخاص کو دھکے دیکر باہر نکال دیا۔ گاندھی جی نے تقریر کے دوران میں واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس قسم کی پاگلانہ حرکتوں کا اچھا نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ میں ان لوگوں کے جذبات سمجھتا ہوں۔ جن کے رشتہ دار فسادات میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیکن اس قسم کے رویے سے ہلاک شدہ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتے

بمبئی یکم اپریل۔ احراری لیڈر حافظ علی بہادر نے احرار کے تازہ فیصلہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ یہ فیصلہ صرف پنجاب کے احراریوں کا ہے۔ معذرت حالات کی وجہ سے پنجاب کے سوا باقی صوبوں کے نمائندے ورکنگ کمیٹی میں شریک ہی نہیں ہو سکے۔ اس لئے وہ اس فیصلہ کے پابند نہیں ہیں۔

مدراس یکم اپریل مسٹر اے۔ ایل سامی کو بمبئی کارپوریشن کا میئر منتخب کیا گیا ہے آپ ایک پارسی بیرسٹر ہیں۔

لاہور یکم اپریل میاں امیر الدین میئر لاہور کارپوریشن اور چودھری سکھ لال ڈپٹی میئر کا الیکشن لاہور ہائی کورٹ نے جائز قرار دے دیا ہے۔ مخالف امیدواروں نے اس الیکشن کو چیلنج کیا تھا۔ اور حکومت نے معاملہ ہائی کورٹ کے سپرد کر دیا تھا۔

میڈرڈ یکم اپریل جنرل فرانکو نے اعلان کیا ہے کہ سپین میں بادشاہت قائم کی جا رہی ہے۔

ایتھنز یکم اپریل۔ آج یونان کے بادشاہ جارج سوم دل کی بیماری کے باعث فوت ہو گئے۔ آپ ساڑھے پانچ سال طویل جلاوطنی کے بعد واپس آئے تھے۔ اور دوسری بار جلاوطنی کے بعد تاج و تخت نصیب ہوا تھا۔ آپ ملکہ وکٹوریہ کے پڑپوتے تھے۔ جب ۱۹۲۲ء میں آپ کے والد تاج سے دست بردار ہوئے تھے۔ تو آپ بادشاہ بنائے گئے تھے۔ ۱۹۳۵ء میں بادشاہ بننے کے دس ماہ بعد ملٹری نے بغاوت کر دی اور آپ یونان سے چلے گئے۔ اور ۱۹۴۶ء میں آپ کو پھر بادشاہ بنایا گیا۔

دیہاتی مبلغین کے لئے زندگی وقف کرنیوالوں کو ضروری اطلاع

بعض دیہاتی نوجوانوں نے اپنے آپ کو دیہاتی مبلغین کلاس کے لئے پیش کیا تھا۔ ان کو دفتر دعوت و تبلیغ کی طرف سے قادیان بلائے ابتدائی امتحان بلایا گیا تھا۔ لیکن وہ ابھی تک یہاں نہیں آئے۔ اسلئے نوجوانوں کو دوبارہ اطلاع کی جاتی ہے کہ وہ ۱۰ اپریل کو دفتر دعوت و تبلیغ میں حاضر ہوں جن کا ابتدائی امتحان لیا جا چکا ہے۔ وہ اب بالکل تیار رہیں۔ ان کو جلد بلایا جائے گا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah